

تخلیقی عدم اطمینان

کیا بھی آپ سکون سے، بغیر کسی پلچل کے ساکت و جامد بیٹھے ہیں؟ آپ یہ کر کے دیکھئے۔ ایک دم پر سکون ہو کر بیٹھ جائیے، اپنی پیٹھ بالکل سیدھی کر لیجیے، پھر آپ جائزہ لیجیے کہ آپ کامن اس لمحے کیا کر رہا ہے؟ اسے آپ ایک خیال سے دوسرا سے خیال یا ایک اشتعال سے دوسرا اشتعال میں چھلانگ لانے سے روکیے نہیں۔ آپ بس اپنے من کی اس اچھل کو دیکھتے رہیے۔ آپ اس کے تعلق سے کچھنا کیجیے۔ آپ اسے بالکل اس طرح دیکھتے رہیے جیسے آپ کسی ندی کے کنارے بیٹھ کر لہروں کو دیکھتے ہیں۔ ندی کے بہتے ہوئے پانی میں متعدد چیزیں ہیں۔ مچھلیاں ہیں، پتیاں ہیں، مردہ جانور ہیں؛ پھر بھی وہ مسلسل بہاد میں اور متحرک ہے۔ آپ کامن بھی ایسا ہی ہے، یہ متواتر بے چین ہے اور تی کی طرح ایک چیز سے دوسری چیز کی جانب تیزی سے دوڑا جا رہا ہے۔

آپ جب کسی معنی کو سنتے ہیں تو کس طرح سنتے ہیں؟ آپ اس شخص کو پسند کر سکتے ہیں جو گارہا ہے، اس لیے کہ اس کا چہرہ خوب صورت ہے۔ آپ گائے جانے والے ان الفاظ کا مطلب سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی آپ اس وقت موسیقی کی دہنیں

سنتے ہیں۔ ان آوازوں کے درمیان کے سکون کو بھی سنتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ اسی طرح آپ بالکل پر سکون ہو کر بیٹھیں، اپنے ہاتھوں کو، اپنے پیروں کی انگلیوں کو بلائیں نہیں اور اس کے بعد آپ اپنے من کی جانب متوجہ ہوں۔ یہ ایک حیرت خیز کھیل ہو گا۔ اگر آپ اسے ایک کھیل کی طرح کریں، خوش و قی کی طرح کریں، تو آپ کو محبوس ہو گا کہ آپ کامن بغیر کسی کوشش کے اپنے آپ ہی پر سکون ہوتا جا رہا ہے۔ اب وہاں پر نہ کوئی آپ کو نظر ڈال کرنے والا ہے، نہ کوئی ممتحن ہے اور نہ کوئی آپ کے اس عمل کی قدر و قیمت کا تعین کرنے والا ہے۔ اور اس طرح جب من اپنے آپ اتنا پر سکون ہو جاتا ہے، بدآسانی اس پر سکوت طاری ہو جاتا ہے تو آپ تلاش کر سکیں گے کہ مسرور ہونے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ مسرت کیا ہے؟ یہ مسرت ہے، سادگی سے نہنا، ہر چیز میں یا کچھ نہ ہونے میں بھی مسرت سے ہم کنار ہونا، زندگی کی مسرت کو محبوس کرنا، بغیر کسی خوف کے کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا۔

کیا آپ نے کسی کے چہرے کو بالکل سامنے سے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے کبھی اپنے استاد کو، اپنے والد کو یا والدہ کو، کسی افسر کو، اپنے ملازم یا کسی قلی کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا ہے، اور دیکھا ہے کہ اس وقت کیسا واقع ہوتا ہے؟ ہم میں سے بیشتر دوسروں کو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے سے ڈرتے ہیں اور دوسرے بھی نہیں چاہتے کہ کوئی انھیں اس طرح دیکھے، کیونکہ وہ بھی ڈرتے ہیں۔ کوئی بھی شخص اپنے آپ کو ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ پوچھنا اور ہوشیار رہتے ہیں اور اپنے آپ کو غم، درد، امید، خواہش کی کتنی پرتوں کے پیچھے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سیدھے دیکھ سکتے

یہ اور مسکرا سکتے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آپ مسکرائیں، مسروہوں، اس لیے کہ بغیر مسقی کے ہماری زندگی انہائی افسردہ ہو جاتے گی۔ بھلے ہی کوئی مندر مندر بھٹکتا رہے، ایک شوہر یا بیوی سے دوسرا شوہر یا بیوی کی جانب بھاگتا رہے، چاہے کسی نے استاد یا گرو کی تلاش کرتا رہے لیکن اس داعلی مسرت کے بغیر ہماری زندگی بے معنی ہو جاتی ہے اور اس مسرت کو پانا اتنا آسان بھی نہیں ہے کیونکہ ہم میں سے بیشتر لوگ صرف سطحی طور پر ہی غیر مطمئن ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس عدم الہمیان کا کیا مطلب ہے؟ اسے سمجھنا قادرے مشکل ہے۔ کیونکہ ہم میں سے بیشتر لوگ اس عدم الہمیان کو کسی دوسری سمت موڑ دیتے ہیں اور اس طرح اسے کند کر دیتے ہیں۔ ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ کسی طرح اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے محفوظ بنالیں، ہمیں فائدہ اور رعوت حاصل ہوتی رہے اور اس طرح ہم بھی پریشان نہ ہوں۔ ہمارے گھروں اور اسکوؤں میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ اتنا خود پریشان ہونا نہیں چاہتے؛ یہی سبب ہے کہ وہ اپنے بنے بنے پرانے راستوں پر ہی چلسنا پسند کرتے ہیں، کیونکہ جیسے ہی کوئی غیر مطمئن ہو جاتا ہے، تلاش کی ابتداء کر دیتا ہے، سوال کرنے لگتا ہے، وہ لازمی طور پر بے چین اور پریشان ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ عدم الہمیان ہی واحد ایسی چیز ہے جس کے توسط سے ہم میں آسانی سے تازگی آپتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ پہل کرنا کیا ہوتا ہے؟ جب آپ بغیر کسی کے اکماںے خود کسی چیز کی شروعات کرتے ہیں تو وہ پہل ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ پہل کسی عظیم یا غیر معمولی چیز کے لیے ہو، یہ تو بعد کی بات ہے؛ لیکن یہ پہل آسانی سے تازگی حاصل کرنے کا پہلا قدم ہے۔ جب آپ خود سے کوئی پودا لگاتے ہیں، جب آپ اچانک رحم دل ہو

جاتے ہیں، جب آپ بھاری بوجھ لے جانے والے کسی شخص کو دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں، جب آپ راستے پر پڑے پھر کو ہٹا دیتے ہیں یا راستے میں پیارے کسی جانور کی پیٹھ پھٹکھپا دیتے ہیں، یہ سب اس حیرت انگیز سادہ تازگی کی چھوٹی سی شروعات ہوتی ہے جو آپ میں منتقل طور پر ہونا چاہیے۔ تو آپ اس غیر معمولی چیز کو جاننا چاہتے ہیں جسے تخلیق کہتے ہیں۔ تخلیق کی جو دلیں پہل سے وابستہ ہیں اور یہ پہل اسی وقت سامنے آتی ہے جب آپ کے عدم الہمیان میں گھرائی ہو۔

آپ اس عدم الہمیان سے خوف زدہ نہ ہوں۔ آپ تو اسے اس وقت تک غذا فراہم کرتے رہیں، اس کی پرورش کرتے رہیں جب تک یہ چگاری شعلہ نہ بن جائے اور آپ ہر چیز کے لیے دائمی طور پر غیر مطمئن نہ ہو جائیں۔ اپنے کام سے، اپنے خاندان سے، دولت، عربت و وقار اور صلاحیتیں حاصل کرنے کے روایتی رویوں سے، تاکہ آپ سچ مج سوچ سکیں اور اپنی تلاش شروع کر سکیں۔ لیکن آپ جیسے جیسے بڑے ہوتے جاتے ہیں آپ کے لیے عدم الہمیان کی اس آگ کو سنبھالے رہنا مشکل ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ کو اپنے بال بچوں کی پرورش کی فکر رہتی ہے۔ اپنے کام کی ضروریات پر غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے، اپنے پڑوی اور اپنے معاشرے کی روایات و رسموں کا خیال رکھنا ہوتا ہے، اور اس کے نتیجے میں آپ کے اندر عدم الہمیان کی یہ آگ سرد پڑنے لگتی ہے۔ اور جب بھی آپ اس عدم الہمیان کی آگ کو محوس کرتے ہیں تو اس کچلنے کے لیے ریڈ یو، پیر، عبادات، کلب اور شراب کا سہارا لیتے ہیں یا عورتوں یاد یا کسی چیز کی طرف دوڑتے ہیں۔ لیکن سچ بات تو یہ ہے کہ عدم الہمیان کی اس آگ کے بغیر آپ میں بھی یہ پہل اور سادہ تازگی کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا اور اس پہل کی غیر موجودگی میں تخلیق ممکن نہیں ہے۔ تلاش حق کے لیے

آپ میں ہر روایت کے لیے بغاوت کا جذبہ ہو نالازمی ہے۔ لیکن آپ کے والدین کے پاس جتنی زیادہ دولت ہو گی اور آپ کے اساتذہ کی ملازمت جتنی محفوظ ہو گی وہ اتنی ہی کم مخالفت آپ کو کرنے دیں گے۔

صرف کچھ تصویر میں بالیٹا یا شاعری کر لیتا ہی تخلیق نہیں ہے۔ یہ کام کرنا تو ٹھیک ہے لیکن یہ اپنے آپ میں بالکل معمولی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم پورے طور پر غیر مطمئن رہیں اور یہی وہ عدم اطمینان ہے جہاں سے خود بخود تازگی کی آمد ہوتی ہے۔ اور یہی آگے جا کر تخلیق بن جاتی ہے۔ یہ واحد راستہ ہے تلاش حق کا، خدا کی تلاش کا، یکونکی تخلیق کی سرگرمی میں ہی یہ نہیں پوشیدہ ہے۔

اس لیے ہمارے اندر اس ممکن عدم اطمینان کا ہونا بحاجد ضروری ہے لیکن مسرور ہتھے ہوے۔ کیا آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟ آپ پورے طور پر غیر مطمئن ہوں، لیکن شکایات کرتے ہوے نہیں بلکہ مسرت کے ساتھ، خوش مزاجی کے ساتھ، محبت کے ساتھ۔ بیشتر غیر مطمئن لوگ بڑی اکتاہٹ پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ یکونکہ وہ ہمیشہ شکایات سے بھرے رہتے ہیں۔ فلاں فلاں چیزیں ٹھیک نہیں ہوتے، اس لیے ان کا عدم اطمینان بہت ہی سطحی ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ جو غیر مطمئن ہیں ہی نہیں وہ تو پہلے ہی مر چکے ہیں۔

اگر آپ بچپن ہی سے بغاوت کی حالت میں رہتے ہیں اور اس عدم اطمینان کو آپ اپنی بڑھتی عمر کے ساتھ جوش و ولہ، خوشی اور محبت کے ساتھ بناتے رکھتے ہیں تو عدم اطمینان کا یہ شعلہ غیر معمولی طریقے سے بامعنی ہو جائے گا۔ یکونکہ تب وہ تعمیر نہ کرے گا تخلیق کرے گا اور نئی چیزوں کو منکشف کرے گا۔ اس کے لیے آپ کو صحیح

ڈھنگ سے تعلیم ملنی چاہیے، ایسی تعلیم نہیں جو آپ کو صرف ملازمتوں کے لیے یا کامیابی کی سیڑھیاں چڑھنے کے لیے تیار کرے بلکہ جو آپ کو سوچنے میں تعاون دے، آپ کے اندر خلا پیدا کرے۔ ایک بڑے سونے کے کمرے یا زیادہ اور پنج چھت کا خلا نہیں بلکہ آپ کے من کو بہتر بنانے والا خلا، تاکہ وہ کسی یقین یا غوف سے نہ بندھ سکے۔

سوالی: عدم اطمینان غور و فکر میں رخنے اندازی کرتا ہے۔ ہم اس رکاوٹ کو کیسے دور کریں؟

کرشن مورتی: مجھے نہیں لگتا کہ آپ نے ۔۔۔ میں جو ابھی کہہ رہا تھا۔۔۔ اسے سناء ہے۔۔۔ شاید آپ اپنے سوال کو لے کر فکر مند تھے کہ کیسے اسے پیش کریں گے۔ آپ بسی یہی کر رہے ہیں لیکن الگ الگ طریقوں سے۔۔۔ ہر ایک کامن پہلے سے موجود مسائل سے بھرا ہے اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ اگر وہ بات نہیں ہے جو آپ سننا چاہتے ہیں تو اسے آپ الگ رکھ دیتے ہیں یکونکہ آپ کامن اپنے ہی مسائل میں الجھا ہے۔ اگر سوال کرنے والے نے جو کچھ کہا جا رہا ہے، اسے ٹھیک طرح سے سننا ہوتا، اگر اس نے عدم اطمینان، مسرت یا تخلیقی ہونے کے دلی مزاج کو حقیقت میں محسوس کیا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس نے یہ سوال پوچھا ہی نہیں ہوتا۔

اب ہم دیکھیں کہ کیا عدم اطمینان غور و فکر میں مانع ہے؟ اور واضح غور و فکر ہے کیا؟ کیا آپ کے لیے واضح غور و فکر ممکن ہے اگر آپ بدلتے میں کچھ پاناجاہتے ہیں؟ اگر آپ کے من کو صرف نتیجے سے مطلب ہو تو کیا آپ واضح طور پر غور و فکر کر سکتے ہیں؟ یا آپ اسی وقت واضح طور سے فکر کر سکتے ہیں جب آپ بدلتے میں کوئی پھل، کوئی فائدہ یا نتیجہ نہیں چاہ رہے ہیں۔

اور کیا آپ واضح طور پر سوچ پاتے ہیں جب آپ پہلے سے بنی راتے پر کار بند ہوں یا کسی عقیدے کے حامی ہوں یعنی جب آپ ایک ہندو، ایک کمیونٹی یا ایک عیسائی کی طرح سوچتے ہوں۔ آپ واضح طور پر اسی وقت سوچ سکتے ہیں جب آپ کسی طرح کے عقیدے کی گرفت میں نہ ہوں۔ جیسے کوئی بند رکھوٹے سے بندھا ہوا ہوتا ہے۔ جب آپ کسی بھی طرح کے نتیجے کی امید نہ کر رہے ہوں۔ آپ کسی طرح کے تعصب میں بدلنا نہ ہوں، تھی آپ کی فکر صحیح طور پر کام کرتی ہے۔ ان سب باтол کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی فکر اسی وقت آزاد رہ سکتی ہے جب آپ کامن تحفظات سے عاری ہو۔ کیونکہ خوف سے آزاد رہنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے۔

ہاں، ایک طرح سے عدم اطمینان واضح فکر میں رکاوٹ کھڑی کرتا ہے۔ جب آپ اس عدم اطمینان کے زیر اڑکسی طرح کے نتیجے کی امید کرتے ہیں یا جب آپ اس عدم اطمینان کو کچلانا چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ آپ کامن بے چلنی سے نفرت کرتا ہے اور وہ بہر قیمت پر سکون رہنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں واضح فکر ممکن نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کسی چیز سے مطمتن نہیں ہیں، اپنے عقاید سے، اپنے خوف سے، اور آپ کسی طرح کے نتیجے کی خواہش نہیں رکھتے ہیں تب وہی عدم اطمینان آپ کی فکر کو کسی ایک چیز یا سمت میں نہیں بلکہ ایسے مرکز کی طرف لے جاتا ہے جہاں آپ کا مکمل فکری عمل ایک دم سادہ، واضح اور سیدھا ہو جاتا ہے۔

خواہ ہماری عمر کچھ بھی ہو۔ ہم چھوٹے ہوں یا بڑے، ہم میں سے بیشتر لوگ صرف اسی لیے غیر مطمتن ہیں کہ وہ کچھ چاہتے ہیں۔ زیادہ علم، اچھی ملازمت، خوب صورت گاڑی، زیادہ تجوہ وغیرہ۔ اسی زیادہ پانے کی خواہش میں ہمارا عدم اطمینان مضر ہے۔ ہم میں سے بیشتر لوگ صرف اس لیے مطمتن نہیں ہیں کیونکہ ہم کچھ زیادہ پانا چاہتے ہیں۔

لیکن میں اس قسم کے عدم اطمینان کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ یہ زیادہ پانے کی خواہش ہی نہیں واضح فکر سے روکتی ہے۔ جب کہ اگر ہم اس لیے غیر مطمتن نہیں ہیں کیونکہ ہمیں کچھ چاہیے بلکہ ہم غیر مطمتن ہیں بغیر یہ جانے کہ ہمیں کیا چاہیے، اگر ہم اپنے کام سے، روپے پیے کمانے کے مزاج سے، ہماری صلاحیتوں اور عزالت و وقار کی تمنا سے، روایات سے، ہمارے پاس جو ہے اس سے اور جو ہو سکتا ہے اس سے بھی نامطمتن ہیں، جب ہم کسی خاص چیز سے نہیں بلکہ ہرشے سے نامطمتن ہیں تب میں سوچتا ہوں کہ ہمارا ایسا عدم اطمینان واضح فکر کو جسم دے گا۔ جب ہم نہ قبول کرتے ہیں، نہ تقید کرتے ہیں، صرف سوال کرتے ہیں، تلاش کرتے ہیں، گھر انی میں اترتے ہیں، تب ہم میں ایک داخلی نظر پیدا ہوتی ہے جہاں سے مسرت اور تخلیق کی پیدائش ہوتی ہے۔

سوالی: خود شناسی کیا ہے اور ہم اسے کیسے حاصل کریں؟

کرشن مورتی: کیا آپ سمجھ رہے ہیں کہ اس سوال کے پس پشت کس طرح کی نفیا سات کام کر رہی ہے؟ یہ میں سوال کرنے والے کی تو میں کی نیت نہیں کہہ رہا ہوں، ہمیں تو اس نفیا ساتی صورت حال کو سمجھنا ہے جو پوچھتی ہے کہ یہ میں کیسے حاصل کر سکتا ہوں، اسے میں لکھنے میں خرید سکتا ہوں، مجھے اسے پانے کے لیے کیا کرنا ہو گا؟ کتنی قربانی دینی ہو گی؟ کن کن ضابطوں کی پیر وی کرنی ہو گی، دھیان کی کتنی مشق کرنی ہو گی؟ یہ ایک او سط درجے کا مشینی من ہے جو کہتا ہے۔ اسے پانے کے لیے میں یہ کروں گا۔ مبینہ مذہبی شخص اسی طرح سوچا کرتے ہیں، لیکن خود شناسی کا راستہ یہ ہے ہی نہیں۔ آپ اسے محنت یا مشق سے نہیں حاصل کر سکتے۔ خود شناسی کی آمد تو تب ہوتی ہے جب آپ اپنے ساتھیوں، اساتذہ اور اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں خود کا تجزیہ کرتے ہیں۔ یہ خود شناسی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب

آپ دوسروں کی عادتوں، ان کے ہاو بھاؤ، ان کے پہناؤے، ان کی بات چیت کا طریقہ، ان کی توہین یا ان کی چاپلوسی دیکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں ان سب کے لیے ہونے والے اپنے ردعمل کو۔ یہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آپ اپنے اندر اور اپنے باہر کی ہر چیزوں کو دیکھتے ہیں اور آپ خود کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کہ آپ آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ رہے ہوں۔ جب آپ آئینے دیکھتے ہیں تو اس میں آپ کی حقیقی شکل آپ کو دھانی دیتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ آپ یہ تمنا کر سکتے ہیں کہ آپ کا سر تھوڑا الگ ہوتا، اس پر تھوڑے زیادہ بال ہوتے، آپ کا چہرہ تھوڑا کم بد صورت ہوتا، لیکن آئینے میں تو آپ کا وہی روپ صاف منعکس ہوتا ہے جو آپ حقیقت میں ہیں، آپ اسے ایک طرف ہٹا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسے میں لکھنا خوب صورت ہوں۔

اب اگر آپ خود کو جیوں کا تیوں ان تعلقات کے آئینے میں دیکھیں جیسے کہ آپ ایک معمولی آئینے میں دیکھتے ہیں تو اس خود شای کا کوئی آخر نہیں ہو گا۔ یہ تو ایک سعی و عرض اور عمیق سمندر میں داخل ہونے جیسا ہے جس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔ ہم میں سے بیشتر لوگ کہیں پہنچنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ کہنے کے لائق بننا چاہتے ہیں، میں نے اپنے بارے میں سب کچھ جان لیا ہے، میں مسروہ ہوں، لیکن یہ سب اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو بغیر نکتہ چلنی یا بغیر موازنہ کیے دیکھتے ہیں؛ اگر آپ خود کو بغیر زیادہ خوب صورت یا زیادہ باصلاحیت ہونے کی تمنا کیے دیکھتے ہیں اور اس کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں تو آپ پائیں گے کہ لامحدود دوری تک جاپانا ممکن ہے۔ اس وقت آپ کے سفر کا کوئی اختتام نہیں ہو گا۔ اور یہ اس کاراز ہے، یہی اس کا حسن ہے۔

سوالی: آتما کیا ہے؟

کرشن مورتی: ہمارے تہذیب و تمدن سے جو لاتعداد انسانوں کی اجتماعی توقعات اور امیدیں ہیں اس لفظ آتما کی ایجاد ہوئی ہے۔ آپ ہندوستانی تمدن کو دیکھیے کیا یہ کروڑوں انسانوں کی اجتماعی توقعات اور امیدوں کا نتیجہ نہیں ہے؟ اسی طرح دنیا کی ہر تہذیب انسانوں کی اجتماعی توقعات کا نتیجہ ہے اور اسی اجتماعی خواہش نے ہبھا، اس مادی جسم سے ہٹ کر جو مر جاتا ہے، تباہ ہو جاتا ہے کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ہونا چاہیے جو زیادہ عظیم ہو اور امر ہو۔ اس طرح آتما کا تصور پیدا ہوا۔ بھی بھی کچھ لگنے چلنے لوگوں نے اپنے لیے اس حیرت انگیز حیاتِ دائی کی ایسی کیفیت کی تلاش کی ہو گی جہاں موت کا گذر نہیں ہے۔ اس پر عام انسانوں نے کہہ دیا ہو گا ہاں، یہی حق ہے۔ اور چونکہ وہ حیاتِ دائی کے متنہی تھے اس لیے انہوں نے اس لفظ کو پکڑ لیا۔

آپ بھی یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس مادی وجود سے ماوراء بھی کچھ ہے۔ کیا نہیں چاہتے؟ سال در سال دفتر کا چکر لگاتے ہوتے، مسلسل اس کام کو کرتے ہوئے جس میں آپ کی کوئی دیکھی نہیں ہے۔ ہمگڑتے ہوئے، بچے پیدا کرتے ہوئے، پڑوئی سے گپ شپ کرتے ہوئے، پیکار کی بکواس کرتے ہوئے آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو ان سب کے اوپر ہو۔ اس لفظ آتما میں ہی ایک ایسی صورت حال پوشیدہ ہے جو جاودا ہے اور جس کا کوئی اختتام نہیں۔ لیکن آپ کبھی خود یہ معلوم نہیں کرتے کہ حقیقت میں اس طرح کی کوئی صورت حال ہوتی بھی ہے یا نہیں۔ آپ یہ نہیں کہتے ہیں کہ میرا اس بات سے کوئی واسطہ نہیں ہے کہ عیسیٰ یا شکر آپار یہ یا کسی اور شخص نے یا ہماری تہذیب اور روایت نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے، بلکہ میں خود یہ کھو ج کروں گا کہ کیا سچ مجھ ایسی کوئی چیز ہے جو وقت سے ماوراء

ہو۔ تہذیب اور اجتماعی خواہشات نے جو کچھ بنیادی طور پر کہا ہے اس کے خلاف بغاوت کرنا تو دور رہا، آپ اسے قبول بھی کر لیتے ہیں اور بڑے آرام سے کہتے ہیں، ہاں آتما ہے۔ آپ ان باتوں کا کچھ اور مطلب نکالتے ہیں اور دوسرے کچھ اور؛ تب آپ الگ الگ ہو جاتے ہیں اور ان باہم مختلف عقاید کے سبب آپس میں دشمن بھی بن جاتے ہیں۔

جو شخص سچ مج اس وقت سے ماوراء صورت حال کی کھونج کرنا چاہتے ہیں انھیں اپنے آپ کو تہذیب اور اجتماعی خواہشات کے اثر سے آزاد کرنا ہو گا۔ انھیں اکیلے کھڑے ہونا ہو گا۔ تعلیم کا یہ اہم کام ہے کہ وہ آپ کو تہہ کھڑا ہونا سکھائے تاکہ آپ اجتماعی یا کسی کی شخصی خواہش سے نہ بندھ جائیں، تبھی آپ اپنے لیے حق کی تلاش کرنے کے اہل ہو سکیں گے۔

کسی کے بھروسے نہ رہیں۔ نہ کسی کی بات پر آنکھ بند کر کے اعتبار کریں یا کوئی دوسرا شخص آپ کو اس وقت سے ماوراء صورت حال کے بارے میں، اس آتما کے بارے میں بھلے ہی کچھ کہہ دے لیں آپ کے لیے اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ اگر بھوکے ہیں تو آپ کو کھانا چاہیے، نہ کہ صرف الفاظ سے یہ بھوک ختم ہو سکتی ہے۔ آپ کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ خود تلاش کریں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے آس پاس کی ہر چیز کی تباہی ہو رہی ہے۔ یہ مبینہ تہذیب اب اور زیادہ عرصے تک اجتماعی خواہشات سے باندھی نہیں جاسکتی؛ یہ منتشر ہوتی جا رہی ہے۔ زندگی ہر لمحہ آپ کو چیلنج کر رہی ہے اور اگر آپ اس کا جواب اپنی بندھی ٹلکی عادتوں کے حصار سے دیتے ہیں، اپنی روایات کے مطابق دیتے ہیں تو اس کا کچھ بھی مطلب نہیں ہو گا۔ کوئی وقت سے ماوراء صورت حال ہے بھی یا نہیں۔ ایک ایسی صورت